از عدالت عظمی

بلیرام پرساد

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

17 دسمبر 1996

[این پی سنگھ اور ایس بی مجمدار، جسٹسز]

ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز ایکٹ – دفعہ 21 – تقرری مقرر کرنے کے لیے درخواست – حد – تقرری کے ایک سال کے اندر دائر نہ کی گئی درخواست – ریکارڈ پر موجود میڈیکل سرٹیفکیٹ جس میں درخواست گزار کو مخصوص مدت کے لیے بیمار دکھایا گیا ہے – اگر ایسی مدت کو خارج کر دیا جائے تو تاخیر کی مدت کم سے کم ہوگی، تاخیر کو معاف کرنے کے لیے وجہ کافی تھی۔

آئین ہند – آرٹیکل 311 / 14 – تقرری – ہونہار امیدوار مقرر کرنے سے انکار – کزن – بھائی اسی عہدے پر چپراسی کے طور پر کام کر رہے تھے – حکام کا ایک ہی عہدے پر قریبی رشتہ دار کی ملازمت سے بچنے کا فیصلہ – منعقد کیا گیا، اس طرح کے اختیارات کا بغیر کسی استدلال کے استعمال من مانی ہے اور آرٹیکل 14 کے ذریعے مارا جاتا ہے۔

اپیل کنندہ نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی، جس میں اپیل کنندہ کو نظر انداز کرتے ہوئے مدعا علیہ نمبر 7 کی بطور ایکسٹرا ڈپارٹمنٹ برانچ پوسٹ ماسٹر تقرری کو چیلنج کیا گیا۔ اس درخواست کو ٹریبونل نے دو بنیادوں پر مسترد کر دیا تھا: پہلا، چونکہ اس پر وقت کی پابندی تھی اور دوسرا، اپیل کنندہ کو اس حقیقت کی وجہ سے نااہل قرار دیا گیا تھا کہ اس کا کزن پہلے ہی اسی پوسٹ آفس میں ایکسٹرا ڈپارٹمنٹل ڈیلیوری اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ نتیجتاً خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ دلیل یہ تھی کہ درخواست کو مسترد کرنے میں ٹریبونل کی طرف سے اپنائی گئی استدلال واضح طور پر غلط تھی اور اسے کالعدم قرار دیا جا سکتا تھا۔ دوسری طرف، مدعا علیہ نمبر 7 نے دعوی کیا کہ اسے 16 جولائی 1992 کو مقرر کیا گیا تھا اور اس کی تقرری کے خلاف جو بھی درخواست ٹریبونل کے سامنے کرنے کی ضرورت ہے، وہ تقرری کے ایک سال کے اندر یعنی 16 جولائی 1993 تک کی جا سکتی ہے۔ اس کے بجائے اپیل کنندہ نے جنوری 1994 میں درخواست دائر کی اور اس طرح کی تاخیر کی کوئی کافی وجہ بتانے میں ناکام رہا۔ جہاں تک میرٹ کا تعلق ہے، حکام نے 17 اکتوبر 1966 کو فیصلہ کیا تھا کہ ایک ہی دفتر میں قریبی رشتہ داروں کی ملازمت سے گریز کیا جائے۔ چونکہ اپیل کنندہ کا کزن بھائی پہلے ہی اسی پوسٹ آفس میں کام کر رہا تھا، اس لیے اسے مقرر نہیں کیا جا سکا حالانکہ اپیل کنندہ مدعا علیہ نمبر 7 سے زیادہ قابل تھا، اور ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کرنے میں جواز پیش کیا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1: ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی درخواست کو حدود کے ساتھ ساتھ اہلیت کی بنیاد پر مسترد کرنے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔ حد بندی کے سوال پر، 16 جولائی 1993 سے پہلے کی مدت کے لیے تاخیر پر غور کرنا مناسب نہیں تھا، کیونکہ درخواست اس تاریخ تک دائر کی جا سکتی تھی۔ 20 اگست 1993 سے 22 دسمبر 1993 تک اپیل کنندہ کی بیماری کو ظاہر کرنے والا ایک طبی سرٹیفکیٹ بھی ریکارڈ پر تھا۔ اگر اس مدت کو خارج کر دیا گیا تھا، تو درخواست دائر کرنے میں تاخیر کم سے کم رہتی ہے جسے انصاف کے مفاد میں معاف کیا جانا چاہیے۔ [D–202؛A-B–202]

1.1۔ میرٹ پر، ٹریبونل نے خود نوٹ کیا تھا کہ مدعا علیہ نمبر کے مقابلے میں 7 اپیل کنندہ زیادہ قابل قدر تھا۔ 17 اکتوبر 1966 کو حکام کا لیا گیا فیصلہ اس طرح ہے: "ایک ہی دفتر میں قریبی رشتہ داروں کی ملازمت سے گریز کیا جائے۔ چونکہ یہ دھوکہ دہی وغیرہ کے خطرے سے بھرا ہوا ہے، اس سے بچنا چاہیے۔" یہاں تک کہ اگر دھوکہ دہی وغیرہ کا کوئی خطرہ ہو۔ یہاں تک کہ غیر رشتہ دار بھی دھوکہ دہی کا مجرم ہو سکتا ہے، جبکہ اس کے برعکس رشتہ دار اس طرح کی دھوکہ دہی کا شکار نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہ ہیں تو بھی، اس طرح کی دھوکہ دہی کا پتہ لگانے اور مجرموں کو قانون کے کٹہرے میں لانے کے لیے یا اس طرح کے رجحانات کو روکنے کے لیے مناسب نگرانی کی مشینری کے ذریعے مناسب طریقہ کار اپنایا جا سکتا ہے۔ لیکن زیادہ ہونہار امیدوار کو صرف اس بنیاد پر مقرر کرنے سے انکار کرنا کہ اس کا کزن بھائی اسی پوسٹ آفس میں کام کر رہا تھا، بغیر کسی دلیل اور استدلال کے، مکمل طور پر صوابدیدی طاقت کا استعمال ہوگا جس کی اجازت آئین ہند کے آرٹیکل 14 کے تحت نہیں دی جا سکتی۔ [202–ای؛ ایچ؛203–اے–بی؛203–ڈی–ایف]

اس نظریے میں، ٹریبونل اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کرنے میں جائز نہیں تھا۔ اس لیے ٹریبونل کا حکم خارج کر دیا جاتا ہے۔ [204–ب]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 16753 آف 1996۔

1994 کے او اے نمبر 192 میں سنٹرل ایڈ منسٹریٹو ٹریبونل، پٹنہ کے مورخہ 2.3.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے شاران اور اے پی سنگھ۔

جواب دہندگان کے لیے ایم کے دعا، ٹی سی شرما، سی وی ایس راؤ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس۔ بی۔ مجمدار، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

متعلقہ مساوی افراد کی نمائندگی کرنے والے قابل وکلاء کی رضامندی سے اپیل کی بالآخر سماعت ہوئی اور اس فیصلے کے ذریعے اسے نمٹا دیا جا رہا ہے۔اس اپیل میں شامل مختصر سوال یہ ہے کہ آیا مدعا علیہ نمبر 7 کی اضافی محکمہ برانچ پوسٹ ماسٹر کے طور پر تقرری، اپیل کنندہ کو نظر انداز کرتے ہوئے قانونی طور پر جائز تھی یا نہیں۔سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، پٹنہ بنچ، پٹنہ نے یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ اگرچہ اپیل کنندہ مذکورہ عہدے پر مقرر ہونے کے لیے زیادہ اہل تھا لیکن مدعا علیہ نمبر 7 کو صحیح طور پر مقرر کیا گیا تھا کیونکہ اپیل کنندہ کو اس حقیقت کی وجہ سے نااہل قرار دیا گیا تھا کہ اس کا کزن بھائی پہلے ہی اسی پوسٹ آفس میں اضافی محکمہ ڈیلیوری اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔نتیجتاً ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی 1994 کی او اے 192 کی درخواست کو مسترد کر دیا اور مذکورہ عہدے پر مدعا علیہ نمبر 7 کی تقرری کی تصدیق کی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے دلیل دی ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے اپنائی گئی مذکورہ استدلال واضح طور پر غلط ہے اور اس کے نتیجے میں ٹریبونل کا فیصلہ کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

دوسری طرف مدعا علیہ نمبر 7 کے فاضل وکیل، جو مرکزی مدمقابل مدعا علیہ ہیں، نے پیش کیا کہ ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی درخواست کو حدود کے ساتھ ساتھ خوبیوں کی بنیاد پر بھی مسترد کرنے کا جواز پیش کیا۔انہوں نے پیش کیا کہ مدعا علیہ نمبر 7 کو 16 جولائی 1992 کو مقرر کیا گیا تھا۔اگر اپیل کنندہ کے ذریعے مدعا علیہ نمبر 7 کی تقرری کے بارے میں کوئی شکایت کی جانی تھی تو درخواست ایک سال کے اندر یعنی 16 جولائی 1993 تک منتقل کی جانی چاہیے تھی۔اس کے بجائے اسے جنوری 1994 میں دائر کیا گیا تھا۔اپیل کنندہ مذکورہ درخواست کو وقت پر داخل نہ کرنے کی کوئی کافی وجہ بتانے میں ناکام رہا تھا۔اگست 1993 سے جنوری 1994 تک کی مدت کے لیے تاخیر غیر واضح رہی اور ٹریبونل نے اسے صحیح طور پر معاف نہیں کیا۔میرٹ پر یہ پیش کیا گیا کہ حکام نے 17 اکتوبر 1966 کو یہ فیصلہ لیا تھا کہ ایک ہی دفتر میں قریبی رشتہ داروں کی ملازمت سے گریز کیا جائے اور چونکہ اپیل کنندہ کا کزن بھائی پہلے ہی اسی پوسٹ آفس یعنی برانچ پوسٹ آفس میں کام کر رہا تھا، اس لیے اپیل کنندہ کا تقرر نہیں کیا جا سکا حالانکہ وہ مدعا علیہ نمبر 7 سے زیادہ قابل ہو سکتا ہے۔

ہمارے خیال میں ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی درخواست کو حدود کے ساتھ ساتھ اہلیت دونوں کی بنیاد پر مسترد کرنے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔جہاں تک حد بندی کے سوال کا تعلق ہے، یہ درست ہے کہ مدعا علیہ نمبر 7 کی تقرری حکام کے ذریعے 16 جولائی 1992 کو عمل میں لائی گئی تھی اور اس کے نتیجے میں اس تاریخ سے ایک سال کے اندر ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی جا سکتی تھی۔لیکن اپیل کنندہ پہلے ہی ٹریبونل کے سامنے اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے مواد پیش کر چکا تھا کہ وہ 20 اگست 1993 سے ٹھیک نہیں تھا اور وہ صرف دسمبر 1993 کے آخر تک صحت یاب ہوا تھا۔ٹریبونل نے نوٹ کیا ہے کہ جنوری 1993 سے اگست 1993 تک تاخیر کی کوئی وضاحت نہیں تھی۔ہم اس بات کی تعریف کرنے میں ناکام رہتے ہیں کہ یہ پہلو کس طرح متعلقہ تھا۔مدعا علیہ نمبر 7 کے فاضل وکیل نے بھی صحیح طور پر پیش کیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے جس چیز کی وضاحت کی جانی تھی وہ اگست 1993 سے جنوری 1994 تک کی تاخیر تھی۔اگر ایسا ہے تو اپیل کنندہ پہلے ہی 20 اگست 1993 سے 22 دسمبر 1993 تک اپنی بیماری کا میڈیکل سرٹیفکیٹ پیش کر چکا تھا۔اگر اس مدت کو خارج کر دیا جاتا ہے تو درخواست دائر کرنے میں تاخیر کم سے کم رہتی ہے جسے انصاف کے مفاد میں معاف کیا

جانا چاہیے۔ لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ نے درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے کے لیے کافی وجہ بتائی تھی اور مذکورہ تاخیر کو معاف کیا جانا چاہیے۔ یہ ہمیں تنازعہ کی خوبیوں کی طرف لے جاتا ہے۔

ٹریبونل نے خود نوٹ کیا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 7 کے مقابلے میں اپیل کنندہ زیادہ قابل قدر تھا۔ اس نے میٹرک کے امتحان میں پہلے ڈویژن میں 546 نمبر حاصل کیے تھے جبکہ مدعا علیہ نمبر 7 نے تیسرے ڈویژن میں پاس ہو کر 404 نمبر حاصل کیے تھے۔ ساتویں جماعت کے امتحان میں اپیل کنندہ نے 468 نمبر حاصل کیے تھے جبکہ مدعا علیہ نمبر 7 نے 220 نمبر حاصل کیے تھے۔ اپیل کنندہ کی سالانہ آمدنی 17000 روپے تھی جبکہ مدعا علیہ نمبر 7 کی سالانہ آمدنی 7500 روپے تھی۔ ٹریبونل نے صحیح طور پر نوٹ کیا ہے کہ وہ اپیل کنندہ کے حاصل کردہ اعلی نمبروں سے متاثر تھے اور عام حالات میں اسے اس عہدے کے لیے واحد انتخاب ہونا چاہیے تھا۔ تاہم ٹریبونل کے مطابق دو معذوریاں تھیں جن کا سامنا اپیل گزار کو کرنا پڑا۔ پہلی رکاوٹ یہ تھی کہ اس کا کزن بھائی بھولا پرساد پوسٹ آفس میں ایکسٹرا ڈپارٹمنٹ ڈیلیوری اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا اور دوسری رکاوٹ حد بندی کے بارے میں تھی۔ ہم پہلے ہی دوسری رکاوٹ سے نمٹ چکے ہیں جو ٹریبونل کے مطابق اپیل کنندہ پر مقدمہ نہ کرنے کا ذمہ دار تھا۔ ہمارے خیال میں اس طرح کی کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی کیونکہ درخواست دائر کرنے میں تاخیر انصاف کے مفاد میں معاف کی جانی چاہیے اور ہم نے ایسا کیا ہے۔ جہاں تک دوسری معذوری کا تعلق ہے، یہ واحد معذوری ہے جس پر غور کیا جانا باقی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ حکام کا 17 اکتوبر 1966 کا فیصلہ درج ذیل ہے :

"ایک ہی دفتر میں قریبی رشتہ داروں کی ملازمت سے گریز کیا جائے۔ ایسی مثالیں سامنے آئی ہیں جہاں بہت قریبی رشتہ داروں کو اسی دفتر میں ایڈ بی پی ایم، ایڈ ڈی اے یا ای ڈی میل کیریئر کے طور پر کام کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ دھوکہ دہی وغیرہ کے خطرے سے بھرا ہوا ہے اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔"

اس بات کی تعریف کرنا مشکل ہے کہ مذکورہ فیصلے کے مطابق اپیل کنندہ کو پوسٹ آفس میں ایکسٹرا ڈپارٹمنٹ برانچ پوسٹ ماسٹر کے طور پر مقرر ہونے کے اہل نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ اس کا کزن بھائی ایکسٹرا ڈپارٹمنٹ ڈیلیوری اسسٹنٹ کے نچلے عہدے پر کام کر رہا تھا۔ وہ پتے پر ڈاک کے سامان کی فراہمی کا دستی کام انجام دے رہے ہوں گے۔ صرف اس وجہ سے کہ اپیل کنندہ کا کزن بھائی مذکورہ پوسٹ آفس میں چرواہے کے طور پر کام کر رہا تھا اس طرح کا دستی کام کر رہا تھا، اس سے ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ اپیل کنندہ کو مذکورہ پوسٹ آفس میں ایکسٹرا ڈپارٹمنٹ برانچ پوسٹ ماسٹر کے طور پر کیسے مقرر نہیں کیا جا سکا۔ حکام کی طرف سے اس طرح کے نقطہ نظر میں کوئی شاعری یا وجہ نہیں ہے۔ کم سے کم یہ کہنا کہ یہ مکمل طور پر من مانی اور غیر منطقی ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر دھوکہ دہی وغیرہ کا کوئی خطرہ ہو۔ یہاں تک کہ غیر رشتہ دار بھی دھوکہ دہی کے مجرم ہو سکتے ہیں جبکہ اس کے برعکس رشتہ دار اس طرح کی دھوکہ دہی کا شکار نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر ایسا ہے تو بھی، اس طرح کی دھوکہ دہی کا پتہ لگانے اور مجرموں کو قانون کے کٹہرے میں لانے یا یہاں تک کہ مناسب نگرانی کی مشینری کے ذریعے اس طرح کے رجحانات کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے مناسب طریقہ کار اپنایا جا سکتا ہے۔ لیکن زیادہ ہونہار امیدوار کو صرف اس بنیاد پر مقرر کرنے سے انکار کرنا کہ اس کا کزن بھائی اسی پوسٹ آفس میں کام کر رہا تھا، ہمارے خیال میں، مکمل طور پر اقتدار کا من مانی استعمال ہوگا جسے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 14 کے پتھر اسٹون پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے تقرری کرنے والے اتھارٹی کے قابل وکیل سے پوچھا کہ کیا اپیل کنندہ کی کوئی اور نا اہلی ہے سوائے اس کے کہ اس کے کزن بھائی کا پوسٹ آفس میں دستی کام کرتے

ہوئے پیون کے طور پر کام کر رہا ہے۔ انہوں نے منصفانہ طور پر کہا کہ اس میدان کے علاوہ کوئی اور بنیاد نہیں ہے۔ اس طرح کی بنیاد کو کسی بھی نقطہ نظر سے برقرار نہیں رکھا جا سکتا اور اسے مکمل طور پر من مانی اور غیر منطقی قرار دیا جانا چاہیے۔ ٹریبونل کو صرف اس بنیاد پر میرٹ پر اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ نہ دائر کرنے میں جائز نہیں ٹھہرایا گیا۔ مدعا علیہ نمبر 7 کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ اگر اپیل کنندہ کا مقدمہ اہلیت کے لحاظ سے اچھا بھی ہو تو اسے پریشان نہیں کیا جانا چاہیے کیونکہ وہ تقریباً چار سال یا اس سے زیادہ عرصے سے اپنی رہائش گاہ پر ایکسٹرا ڈپارٹمنٹ برانچ پوسٹ ماسٹر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ یہ نہ تو یہاں ہے اور نہ ہی وہاں۔ ایک بار جب یہ پایا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ نمبر 7 کے مقابلے میں زیادہ ہونہار تھا اور میرٹ پر مقرر ہونے کا حقدار ہے اور اس کے دعوے کو مکمل طور پر غیر منطقی اور من مانی بنیاد پر نہیں سمجھا گیا تو اس طرح کی غیر قانونی مشق کو کالعدم قرار دینے کے نتیجے میں ہونے والے قانونی نتائج کی پیروی کرنی چاہیے۔

نتیجے میں اس اپیل کی اجازت ہے۔ سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، پٹنہ کے ذریعے 1994 کے او۔ اے نمبر 192 میں دیے گئے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دے کر الگ کر دیا گیا ہے۔ مذکورہ درخواست کی اجازت ہے۔ مدعا علیہ نمبر 7 کی اضافی محکمہ برانچ پوسٹ ماسٹر کے طور پر متنازعہ تقرری کو کالعدم قرار دے کر الگ کر دیا گیا ہے۔ حکام کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اپیل کنندہ کو مدعا علیہ نمبر 7 کی جگہ اضافی محکمہ برانچ پوسٹ ماسٹر کے طور پر مقرر کریں اور اسے اپنے احاطے میں پوسٹ آفس چلا کر محکمہ کے قواعد و ضوابط کے مطابق کام کرنے کی اجازت دیں۔ مقدمہ کے حقائق اور حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

بی۔ کے۔ ایس

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this document